③ زکوٰۃ:

نماز کے بعد دوسری اہم ترین عبادت زکوٰۃ ہے۔ اس کا درجہ نماز کے
ایک مقام ہی پر ہے۔ نماز کی طرح زکوٰۃ کا حکم بھی پہلے انبیاء کی شریعت میں
موجود رہا ہے۔ قرآن میں ایمان کے بعد جہاں اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے
وہاں بالعموم صدقہ، نماز اور زکوٰۃ کا ذکر ہوتا ہے۔

بلاشبہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے اعمال صالح کیے اور
نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے (البقرہ)

اس آیت میں دو قسم کے احکام بتائے گئے ایک جس کا تعلق اللہ سے
ہے یعنی نماز اور ایک جس کا تعلق انسان یعنی حقوق العباد سے یعنی زکوٰۃ
دین و ایمان میں زندگی صرف اس وقت آسکتی ہے جب اللہ کی محبت
ہر دوسری محبت پر غالب آجائے (چاہے وہ مال کی محبت ہی کیوں نہ ہو)
زکوٰۃ واحد فرضی عبادت ہے جو اسلامی حکمران زبردستی بھی کروا سکتا ہے۔
حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا جنہوں نے زکوٰۃ ادا نہ کی۔
قرآن حضرت اسماعیلؑ کی بات کو نقل کرتا ہے:

وہ اپنے لوگوں کو نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی بھی تلقین کرتا تھا، اور اپنے پروردگار کے
نزدیک وہ ایک پسندیدہ انسان تھا (سورۃ مریم)

زکوٰۃ مال میں برکت پیدا کرتی ہے اس سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے
کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی ہر صاحب نصاب کے لیے فرض ہے

← زکوٰۃ کا مفہوم:

لغوی معنی: زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد پاک ہونا اور
کسی چیز کا بڑھنا ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مال و دولت کی پاکیزگی
ہے۔ اس سے مراد وہ مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل

Day: ______ Date: ______

کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔

شریعت کی رو سے: نصاب کے مطابق جس مال پر ایک سال گزر گیا ہو اس مال میں سے چالیسواں حصہ کسی مستحق کو اللہ کی رضا کے لیے دینا، یعنی اسے مالک بنانا۔

← زکوۃ کی فرضیت:

نصاب زکوۃ سے متعلق احکام سن 2 ہجری میں نازل ہوئے جبکہ زکوۃ کی وصولی کا نظام 8 ہجری کے بعد قائم ہوا۔

← زکوۃ کا فلسفہ:

مختلف انبیاء نے اپنی ریاست کو فلاحی ریاست بنایا۔ فلاحی ریاست وہ ریاست ہوتی ہے جو بنیادی ضروریات (روٹی، کپڑا، مکان) فراہم کرے

آیت: **غربت کی وجہ سے اولاد کو قتل نہ کرو (سورۃ بنی اسرائیل)**

حدیث: **غربت انسان کو کفر کی جانب لے جاتی ہے**

- اس آیت (اور حدیث) سے معلوم ہوتا ہے کہ خودکشی اور اولاد کا قتل حرام ہے۔ ان دونوں کیفیات سے بچنے کے لیے حکمران کی ذمہ داری ہے کہ زکوۃ کے ذریعے لوگوں میں پیسے کی گردش جاری رکھے۔
- اس حدیث میں غربت کو کفر کی وجہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ جب انسان کو روزی نہیں ملتی تو وہ ناشکرا ہو جاتا ہے اور کفر کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ اس سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی زکوۃ ہے۔

← زکوۃ کی شرائط:

1. لازمی طور پر مسلمان ہو۔
2. بالغ انسان ہو۔

جاری ـــ //

Day: ______________ Date: ______________

3. ہوش و حواس میں ہو (عاقل ہو)۔

4. آزاد انسان ہو۔

5. صاحب استطاعت یا صاحب نصاب ہو یعنی

(i) گھریلو خرچے پورے کر چکا ہو۔ (کھانا، تعلیم وغیرہ)

(ii) خاندانی ضروریات پوری کر چکا ہو۔ (علاج، شادی وغیرہ)

(iii) قرض ادا کر چکا ہو

(iv) ان تینوں شرائط کو پورا کرکے جو رقم بچ جائے اسے اضافی رقم کہتے ہیں۔

زکوۃ اس اضافی رقم پر فرض ہے۔

زکوۃ	ٹیکس
صرف صاحب نصاب سے وصول ہوتی ہے	صاحب نصاب کی پابندی نہیں
اللہ عائد کرتا ہے	ریاست عائد کرتی ہے
2.5 فیصد مقرر شدہ	ریاست مقرر کرتی ہے
غریبوں سے وصول نہیں کی جاتی	غریبوں سے جبراً وصول کی جاتی ہے
قرض دار ادا نہیں کرتے	چاہے مقروض ہو یا نہ
بندے اور رب کا معاملہ	بندے اور ریاست کا معاملہ
صرف مسلمان	مسلمان یا غیر مسلم
آخرت میں جواب دہی	دنیا میں جواب دہی
نہ دینے والے کا ایمان کمزور	ضمیر کا معاملہ
عاقل و بالغ ہونا لازم	عاقل و بالغ ہونا ضروری نہیں

زکوۃ کا نصاب:

زکوۃ کی قانونی اور لازمی مقدار درج ذیل ہے

1. زرعی پیداوار پر اگر آب پاشی کی ضرورت پیش آئی تو 5% نہیں تو 10% ہر فصل پر

2. جمع شدہ رقموں، زیوروں اور تجارتی مالوں پر 2.5% (سالانہ)

Day: Date:

- چاندی کی صورت میں 200 درہم یا 52.5 تولے (سالانہ)۔
- سونے کی صورت میں 40 دینار یا 7.5 تولے (سالانہ)
- معدنیات اور دفینوں میں سے 20% تک (ہر کھدائی پر)
- جنگل کی چرائی پر پلنے والے جانوروں پر 1.5% سے 2.5% تک (سالانہ)
- پانچ اونٹوں پر ایک بکری (سالانہ)
- 30 گائیں پر 1 بکری اور 40 گائیں پر 1 بچھڑا (سالانہ)
- 40 بکریوں پر 1 بکری (سالانہ)

جس قدر مال متعین کر دیا گیا ہے اس کی ادائیگی کو زکوۃ کہتے ہیں، اس سے آگے صدقہ یا رضاکارانہ طور پر جو خرچ کیا جائے اُسے صدقہ یا انفاق فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔

← **مقاصدِ زکوۃ:**

زکوۃ کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1. **تزکیہ نفس:** دنیا کی محبت وہ چیز ہے جو خدا پرستی کی اصل دشمن ہے جیسے کہ آپؐ نے فرمایا:

دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے (حدیث)

لیکن اسکی سب سے معروف اور خطرناک شکل دولت کی محبت ہے

میری اُمت کا سب سے بڑا فتنہ مال ہے (حدیث)

زکوۃ کے مقاصد اسی صورت حاصل ہو سکتے ہیں جب اس عمل کے پیچھے سچی نیت اور عملی اہتمام ہو۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اس شخص کو جہنم سے دور رکھا جائے گا جو خدا سے ڈرنے والا ہو اور جو اپنے تزکیہ نفس کی خاطر دولت دوسروں کو دیتا ہو (الیل)

Day: ______ Date: ______

2. **امدادِ باہمی :**

ادائے زکوٰۃ بنتے کے لیے صرف زکوٰۃ نکال دینا کافی نہیں بلکہ زکوٰۃ ان کے حقداروں تک پہنچا دینا درکار ہے۔ زکوٰۃ سے امدادِ باہمی کا جذبہ جنم لیتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے :

وہ شخص مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

دین اسلام ایک حاجت مند کی بھوک پیاس کو خود اللہ تعالیٰ کی بھوک پیاس سے تعبیر کرتا ہے۔ اس لیے یہ ریاست پر فرض ہے کہ دولت کی صحیح گردش کی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لی جائے اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ (حدیث)

3. **دین کی نصرت :**

قرآن میں جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ جہاد بالمال کی ہی قسم ہے۔ جیسے دین کی نصرت معمولی کام نہیں ویسے ہی دولت خرچ کرنا بھی معمولی کام نہیں ہے۔ اللہ فرماتے ہیں :

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (البقرہ)

4. **دولت کی منصفانہ تقسیم :**

زکوٰۃ کے ذریعے دولت اوپر سے نیچے تک منصفانہ طریقے سے گردش کرتی ہے۔

5. **افراطِ زر کا خاتمہ :**

زکوٰۃ سے افراطِ زر کا خاتمہ ہوتا ہے جو گردش دولت میں اضافے

Day: ________ Date: ________

اور غربت میں کمی کا سبب بنتا ہے۔

6. معیشت کا استحکام:

زکوٰۃ کے 8 مصارف میں سے 6 ایسے ہیں جن کا تعلق براہ راست غرباء اور کم آمدنی والے لوگوں سے ہے۔ زکوٰۃ کی رقم غرباء میں منتقل ہونے سے اشیاء کی طلب بڑھے گی جس سے طلب اور رسد میں زیادہ تفاوت نہ ہوگا۔

7. سرمایہ کاری میں اضافہ:

ترقی پذیر ممالک کی ترقی میں رکاوٹ کی وجہ سرمایہ کی کمی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی دولت کو گردش میں نہیں لائے گا تو زکوٰۃ تو ہر سال اُسے دینی ہے جس سے لامحالہ غربت اور جہالت کا خاتمہ ہوگا۔

8. معاشی ترقی میں اضافہ:

اسلامی نظامِ معیشت میں محنت زیادہ اور سرمائے کی ضرورت کم ہوتی ہے۔ دولت ہر ایک کو بقدرِ محنت حاصل ہو رہی ہوتی ہے جس سے معاشی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے (کاروبار میں پیسہ لگانا)

← مصارفِ زکوٰۃ:

سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 ہے:

بے شک صدقات محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور انسانی گردنوں کو آزاد کرانے میں اور مقروضوں کا بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر۔ یہ سب اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

1. غرباء: جن کے پاس کچھ مال تو ہو لیکن ضروریات کے لیے کافی نہ ہو، جو تنگ دستی میں گزر بسر کرتے ہوں اور مانگتے نہ ہوں۔

2. مساکین: بہت ہی تباہ حال لوگ جن کے پاس ضروریات پوری کرنے کے لیے کچھ نہ ہو، جن پر فقر کے ساتھ مسکنت اور بے بسی کا بھی غلبہ ہو۔ صحابہ کی رو سے مساکین وہ ہیں جو کمانے کی طاقت رکھتے ہوں اور انکو روز گار نہ ملتا ہو۔

3. زکوۃ کے کارکن: جنہیں حکومت زکوۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کرے اور جن کی تنخواہیں اور دفاتر کے مصارف بھی زکوۃ سے ہی ادا ہوں۔ (خود مختار ادارہ زکوۃ)

4. مؤلفۃ القلوب: جن کو اسلام کی حمایت کے لیے یا اسلام کی مخالفت سے روکنے کے لیے روپیہ دینے کی ضرورت پیش آئے۔ یہ ایک پولیٹیکل مصرف ہے جس پر حکومت خود سے بھی خرچ کرتی ہے اور ضرورت پڑنے پر زکوۃ سے بھی۔

5. غلام کو آزاد کرنے کے لیے: آج کل کے زمانے میں جو لوگ جرمانہ ادا نہ کر سکتے ہوں اور اس کی وجہ سے قید بھگت رہے ہوں وہ اسی زمرے میں آتے ہیں۔

6. مقروض: جس پر اتنا قرضہ ہو کہ اسے ادا کرنے کے بعد بھی نصاب سے کم مال بچتا ہو۔ ایسے شخص کا قرض اتار کے اسے معاشرے کو اپنی صلاحیتوں سے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

7. فی سبیل اللہ: دین حق کا علم بلند کرنے کے لیے مالی اعانت کرنا۔ جہاد یا حلال کرنا۔ جہاد سے لے کر دعوت دین اور تعلیم دین اسی زمرے میں آتے ہیں۔

8. مسافر: اگر مسافر کے پاس اپنے وطن میں کتنا ہی مال کیوں نہ ہو لیکن حالت مسافرت میں اگر وہ محتاج ہو گیا ہے تو اس کو زکوۃ دی جا سکتی ہے۔ مسافر کی سہولت اور آسائش کے تمام کام اسی میں شامل ہیں۔

← الغرض زکوۃ اسکے لیے بھی ہے جو مانگے اور اسکے لیے بھی جو نہ مانگ سکے۔

← زکوۃ کس کو نہیں دے سکتے؟

1. مساجد، ہسپتال (صرف فقہ حنفیہ ہے جو اس بات پر رامی ہے) باقی عام فقہا اس

بات سے اختلاف کرتے ہیں)

2. محمد وآل محمد (مکہ والے آپ پر الزام لگاتے تھے کہ یہ امیر ہونے کے لیے نیا دین لایا ہے)

3. خاندان کے افراد (پاکستان کا ایک فرقہ کہتا ہے کہ دولت گھر میں گردش کرتی رہے یعنی میاں بیوی آپس میں، بزرگ اپنی آل اولاد کو وغیرہ)

زکوۃ کے اثرات:

زکوۃ کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات درج ذیل ہیں۔

1. روحانی زندگی پر اثرات:

- دولت کی حرص کا خاتمہ: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے جہاں اللہ کی محبت فروغ پاتی ہے وہیں دولت کی محبت کم ہوتی چلی جاتی ہے یوں مادیت پرستی بھی دم توڑ دیتی ہے۔ اللہ سورۃ التکاثر میں فرماتے ہیں:

الھٰکم التکاثر غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے

- مادیت پرستی کا خاتمہ: دولت کی محبت سب سے بڑا فتنہ ہے جو انسان کو آخرت بھلا دیتی ہے۔ زکوۃ ادا کرنے سے مادیت پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے۔
- قرب الٰہی کا حصول: مومن جب کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔

ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں (البقرہ)

یعنی مومن اپنی جان و مال سے زیادہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔

2. اخلاقی اثرات:

- جرم کے خلاف ڈھال: زکوۃ جرم کے خلاف انسان کی ڈھال بنتی ہے دولت کی صحیح گردش سے انسان کو چوری جیسی برائی سرزد نہیں کرنی پڑتی جس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ کیونکہ افراد کو ان کے حقوق بغیر دست دراز کیے مل جاتے ہیں۔

Day: Date:

- عجز و انکساری: دولت کی وجہ سے پیدا ہونے تکبر کا زکوٰۃ سے خاتمہ ہوتا ہے۔ وہی تکبر عاجزی میں تبدیل ہو جاتا ہے جب انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ اس مال میں غریبوں کا بھی حق ہے۔ زکوٰۃ بخل، لالچ، خودغرضی جیسے پست اخلاق کو ختم کرتی ہے۔

- انسانیت کا جذبہ: زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان حق الحقیقت اللہ اور انسان دونوں سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔

- بخل سے نجات: زکوٰۃ ادا کرنے سے بخل کی صفت زائل ہو جاتی ہے۔

اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچائے گئے سو وہی لوگ کامیاب ہیں (الحشر)

- نعمت کا شکریہ: زکوٰۃ سے انسان اللہ کی طرف سے عطا کردہ مال کی نعمت کا شکریہ ادا کرتا ہے جو کہ انسان کی آخروی کامیابی کی ضامن ہے۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے (المائدہ)

3. اجتماعی فوائد:

- دولت کی گردش کو یقینی بنانا: جس طرح جسم کی بقاء کے لیے خون کی گردش لازمی ہے اسی طرح معاشرے کی زندگی کے لیے دولت کی گردش ضروری ہے۔

تاکہ دولت تمہارے دولت مندوں کے مابین ہی نہ رہے (الحشر)

- طبقاتی تقسیم کا خاتمہ: زکوٰۃ کی ادائیگی سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر نہیں ہوتا جس سے کمزور اور ناتواں بھی معقول اور خوشحال زندگی گزار سکتا ہے۔

- غربت کا خاتمہ: زکوٰۃ امراء کے ذمے غرباء کا حق ہے۔ جب یہ حق انکو مل جاتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

- مہنگائی پر قابو: غربت اور مہنگائی کے بڑھنے سے بے روزگاری بڑھتی ہے مہنگائی سے خریدنے کی لاگت بڑھتی ہے جس سے غربت اور بے روزگاری کا احساس

Day: ______ Date: ______

زیادہ شدید ہوتا ہے۔ زکوۃ ان مسائل کا حل ثابت ہوتی ہے۔

- فلاحی ریاست کا قیام: اسلامی معاشرے میں چونکہ امراء مستحقین کا حق مطالبے کے بغیر ہی اپنا فرض سمجھتے ہوئے ادا کرتے ہیں تو وہاں کے افراد کے درمیان باہمی یکجہتی کی فضا قائم ہوتی ہے۔ امراء اور غرباء کے درمیان حائل خلیج ختم ہوتی ہے جس سے فلاحی ریاست قائم ہوتی ہے۔

← خلاصہ بحث:

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوۃ کو امیروں سے اکٹھا کیا جائے اور غریبوں میں تقسیم کیا جائے۔ سودی معیشت، بیرونی قرضے، سرمایہ دارانہ نظام تجارت، ان ڈائریکٹ ٹیکسز کا خاتمہ، فیڈرل بورڈ آف زکوۃ، ایماندار عاملین زکوۃ، سخت احتساب، زکوۃ خرچ کرنے کے لیے درست جگہ کا انتخاب اور فعال انفراسٹرکچر کے قیام سے ممکن ہے۔ ایسے معاشرے پر پھر اللہ کی رحمت کا نزول ہوگا۔